

جو کچھ نفس کے لائق ہے

نمبر: 3506

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 6 اپریل، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

جائے وعظ: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوئنگٹن

خداوند کے دن کی شام، 18 دسمبر، 1870

”اور تم اپنے گناہوں اور اپنی مکروہات کے سبب اپنے ہی حضور اپنے آپ کو نفرت انگیز جانو گے۔“  
(حزقی ایل 31:36)

یہ اُن لوگوں کا گمان رہا ہے جنہوں نے تجربہ کی راہ سے نہ جانا، کہ اگر کسی انسان کو یہ یقین دلایا جائے کہ وہ معاف کیا گیا ہے اور وہ خدا کا فرزند ہے، تو وہ ضرور اس بزرگی پر فخر کرے گا جو خدا نے اُس پر عنایت فرمائی۔ خاص طور پر اگر وہ تقدیر کے ایمان داروں میں سے ہو، اور یہ پائے کہ وہ خدا کے برگزیدوں میں سے ہے، تو یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اُس کے دل میں تکبر لازمی طور پر جنم لے گا، اور وہ اپنی ذات کو بہت بلند سمجھے گا۔

لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے؛ کیونکہ اگر کسی شخص کے دل میں فی الواقع فضل کا کام کیا گیا ہو، اور وہ یسوع پر توکل کرنا سیکھے، اور یہ دیکھے کہ اُس کا گناہ اُس عظیم قربانی کے وسیلہ سے دور کیا گیا ہے، تو بجائے اُس کے کہ وہ سر بلند ہو، وہ اپنی ہی نظر میں نہایت پست ہو جائے گا۔ اور جیسے جیسے وہ خدا کے فضل کی نرالی رحمت اور مخصوص برکتوں کو پہچانتا جائے گا، وہ اپنی ذات کو اور بھی حقیر جانے گا، یہاں تک کہ جب وہ الوبی محبت کا پورا انکشاف دیکھے گا، تو وہ اپنی بستی کو کچھ بھی نہ سمجھے گا، اور مسیح اُس کے لیے سب کچھ بن جائے گا۔

رحمت انسان کو کبھی متکبر نہیں بناتی۔ چوں کہ رحمت خاکساروں کو بخشی جاتی ہے، یہ انسان کو فروتنی کی طرف لے جاتی ہے۔ جہاں کہیں یہ نازل ہوتی ہے، وہاں انسان آسمانی فضل کے تخت کے سامنے جھک جاتا ہے، اور ساری تمجید و جلال اُسی خدا کے نام کرتا ہے جس کی طرف سے یہ رحمت آتی ہے۔

ہمارے متن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اسرائیل اپنی طویل گمراہیوں سے معاف کیا جائے گا، تو اُس پر اس رحمت کا ایک اثر یہ ہو گا کہ وہ اپنے آپ سے نفرت کرے گا۔ اور یہی اثر ہم میں سے بعض پر بھی ہوا ہے جن پر خدا کی کثرت سے مہربانی ہوئی ہے۔ درحقیقت، یہاں ہر اُس شخص میں، جس نے چکھا ہے کہ خداوند کریم ہے، ایک مشترک تجربہ پایا گیا ہے کہ ہم اپنے ہی سامنے اپنی حرکات پر، جو ہم نے خداوند اپنے خدا کے حضور کیں، شرمسار ہو کر اپنے آپ کو مکروہ جاننے لگے۔

میں اس معاملے میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا، اس امید پر کہ مجھے مناسب اور مفید کلام کہنے کے لیے درست رہنمائی ملے گی۔

پہلی بات، اے میرے بھائیو، یہ ہے کہ ہم اپنی ذات میں کیا چیز ہے جس سے ہمیں نفرت ہوئی؟

دوسری یہ کہ ہم اس سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟

اور تیسری یہ کہ اس نفس سے نفرت کا ہم میں کیا ضروری نتیجہ ہے، یا ہونا چاہیے؟

پہلی بات تو یہ ہے

I

وہ کیا چیز ہے جس سے مغفرت یافتہ گناہ گار نفرت کرتا ہے؟ :

تم دیکھو گے کہ وہ شخص ایک مغفرت یافتہ گناہ گار ہے۔ یہ آیت ایسے مقام پر رکھی گئی ہے جہاں یہ صریحاً اُن لوگوں سے تعلق رکھتی ہے جن کے دل خدا نے نیا کر دیا ہے، جن کے گناہ معاف ہو چکے ہیں، جو پوری طرح راستباز ٹھہرائے گئے اور مقبول ٹھہرے ہیں۔ یہ نجات کی کامل برکت سے ہم آہنگ ہے کہ انسان اپنے آپ سے نفرت کرے۔ یہ مسیحی ایمان کا عجیب و غریب تضاد ہے—جو اپنی صفائی پیش کرتا ہے، وہ مجرم ٹھہرتا ہے؛ اور جو اپنے آپ کو مجرم ٹھہراتا ہے، وہ راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے، اُسے خدا پست اور پارہ پارہ کرتا ہے؛ اور جو اپنے آپ کو خدا کی عدالت کے تخت کے سامنے گرا دیتا ہے، اُسی کو خدا اپنے وقت پر سر بلند کرتا ہے۔

پس وہ کیا چیز ہے جس سے ہم آج اپنی ذات میں نفرت کرتے ہیں؟

ہمارا پہلا جواب یہ ہے: ہم اپنی ماضی کی ہر بدکاری سے نفرت کرتے ہیں۔

اے وہ لوگو جو یسوع کے پاس لائے گئے ہو، پیچھے مڑ کر دیکھو، اپنے ماضی پر نظر کرو۔ تمہاری زندگیاں مختلف رہی ہیں۔ بعض کو خُدا کی رحمت سے اُن کی تبدیلی سے پہلے ظاہری بڑے گناہوں سے محفوظ رکھا گیا، اور بعض نے بغاوت اور عیاشی کی راہوں میں بے باکی سے قدم رکھا۔

چاہے ہماری تبدیلی سے قبل کی راہ کیسی ہی رہی ہو، ہم اب بلا ریا اپنے تمام گناہوں سے نفرت کرتے ہیں—چاہے وہ اعلانیہ گناہ تھے یا دل کے چھپے ہوئے افعال۔

بالخصوص ہم آج کی شب اُن گناہوں سے نفرت کرتے ہیں جنہیں اُس وقت ہم نے عذر کے پردے میں چھپایا، اور بعد میں بھی اُن کی صفائی پیش کی، یہ کہہ کر: "اوروں نے بھی ایسا ہی کیا،" اور یہ سمجھ کر کہ ہم نے کسی انسان کو کوئی ضرر نہ پہنچایا۔ ہم اُن سے اس لیے نفرت کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ گناہ انسان کے خلاف نہ بھی تھے، تو بھی چونکہ وہ فقط خُدا کے خلاف تھے، یہ ہماری سرکشی کو اور بھی زیادہ قبیح بناتا ہے۔

تیرے ہی خلاف، صرف تیرے ہی خلاف میں نے گناہ کیا—"یہ اقرار آج رات ہمارے دلوں کی تلخی کا ایک حصہ ہے۔"

بعض گناہ اُس وقت ہمیں شیریں لگے، ہم نے اُنہیں اپنی زبان کے نیچے لپیٹ لیا، حالانکہ وہ زہر تھے، اور ہم نے اُنہیں لذیذ نوالے کہا۔

لیکن آج رات ہم اُن سے بیزاری کے ساتھ بغاوت کرتے ہیں۔ دور ہو جاؤ، اے ملعون گناہو! تمہاری اسی چاشنی نے مجھے تمہارے دھوکے میں ڈال دیا۔ کیسا نادان تھا میں، کہ تُو جیسی شے مجھے میٹھی معلوم ہوئی۔ کیسی بینائی تھی میری، کہ تجھ میں کوئی حسن دیکھ بیٹھا! کس قدر خُدا سے دُور ہو چکا تھا میرا دل، جو ایسی گندی اور خبیث چیزوں سے محبت کر بیٹھا!

آج کی رات ہم اپنی زندگی کے اُن بڑے گناہوں کو یاد کرتے ہیں—وہ گناہ جو شاید دوسروں کو بھی اپنے دام میں لے آئے، وہ گناہ جو ہم نے علم کے باوجود، اور بے شمار تنبیہوں کے بعد، جان بوجھ کر کیے—وہ گناہ جو نہایت سنگین اور ہولناک تھے۔

—ہائے، کیسی عظیم رحمت ہے کہ ہم اُن میں جیتے جیتے کاٹ نہ دیے گئے! ہم اُنہیں پلٹ پلٹ کر یاد کرتے ہیں لیکن، مجھے اُمید ہے، یوں نہیں جیسے بعض لوگ کرتے ہیں، جیسے کوئی پرانے سپاہی اپنی جنگوں کا فخر سے تذکرہ کرے۔

اپنے گناہوں کا ذکر کبھی بے اشک آنکھوں سے نہ کرو۔ اُن پر زیادہ قلم نہ چلاؤ—اگر ممکن ہو تو بالکل بھی نہیں—بلکہ اُن کے ساتھ وہی کرو جو نوح کے بیٹوں نے اپنے باپ کی برہنگی کے ساتھ کیا؛ پیٹھ موڑو اور ایک چادر ڈال دو۔

خُدا نے اُنہیں معاف کر دیا ہے۔ اُنہیں صرف اس لیے یاد رکھو کہ تم توبہ کرو، اور اُس کے نام کو برکت دو۔

—مگر اُن کا ذکر کبھی بھی ایسا نہ کرو کہ جیسے وہ کچھ قابلِ فخر یا معمولی بات ہو بلکہ اُن سے شدید نفرت کے ساتھ، یوں کہ جیسے وہ تمہاری روح کے لیے قبیح ماند چیزیں ہوں، اور تم اُن کا ذکر کیے بغیر شرم سے سرخ نہ ہو سکو۔

اے میرے بھائیو، ہر بد عملی سے نفرت کرنے کے ساتھ ساتھ، میرا یہ بھی گمان ہے—اور اگر ہمارے اعمال راستی پر مبنی ہوں تو میں یہ اُمید رکھتا ہوں—کہ خُدا کے فضل سے ہم اُن تمام ترک کردہ اعمالِ خیر سے بھی نفرت کرتے ہیں جنہیں ہم نے بجا نہ لایا۔

میں اُنہیں یوں بیان کروں گا: وہ وقت جو ہم نے اپنی توبہ سے پہلے ضائع کیا۔ شاید تم میں سے بعض کو تیس برس، چالیس برس، یا پچاس برس کی عمر میں مسیح تک لایا گیا۔ نوجوانی میں نجات پا لینا نہایت بابرکت بات ہے—یہ ایک ایسی حالت ہے جو ہمیشہ کے لیے شکرگزاری کی مستحق ہے۔ لیکن آؤ ہم اُس وقت پر غور کریں جو ہم نے گنوا دیا—وہ قیمتی ساعتیں جن میں ہم خُدا کی خدمت کر سکتے تھے،

وہ لمحے جن میں ہم اُس کو اور زیادہ جان سکتے تھے، اُس کے کلام کا مطالعہ کر سکتے تھے اور خود کو اُس کے کام کے لیے مستقبل میں استعمال ہونے کے قابل بنا سکتے تھے۔

!کتنا وقت ہمارا برباد ہو گیا

میں بالخصوص اُن ہفتہ وار آرام کے دنوں (سبتوں) سے نفرت کرتا ہوں جو ہم نے ضائع کیے۔ ہم میں سے بعض نے اُنہیں گھر میں سستی کرتے ہوئے گنوا یا، بعض نے اُنہیں دنیاوی صحبتوں میں ضائع کیا اور کچھ نے تو خدا کے گھر میں بیٹھے بیٹھے اُنہیں ضائع کر دیا۔

—میں اپنے آپ سے نفرت کرتا ہوں کہ میں نے سبت کو ضائع کیا وعظوں کے نیچے بیٹھ کر یوں سُنا جیسے کچھ سُنا ہی نہیں؛ عبادت میں ظاہری شرکت کی، مگر دل اُس میں شامل نہ ہوا۔

اور یہ کیا ہے اگر خدا کے سبت کو توڑنا نہیں، اُس کے رکھے جانے کے بھیس میں؟ جب ابدی باتیں میرے سامنے بیان کی جا رہی تھیں، تو میں دنیاوی خیالات میں گم تھا اور دل و دھیان کسی اور طرف لگے ہوئے تھے۔

!ہائے افسوس

،اُو ہم اپنے آپ سے نفرت کریں، یہ سوچ کر بھی کہ اگر صرف بیس برس ضائع ہو گئے ہوتے —تو بھی غم کے لیے کافی تھا، چہ جائیکہ تیس، چالیس، پچاس بلکہ ساٹھ سال بیت گئے جنہوں نے اپنے دامن میں کچھ نہ اٹھایا —سوائے گناہ کے بوجھ کے اور خدا کے تخت پر پہنچانے کے لیے کچھ نہ رکھا جسے ہم یاد کیے جانے کے لائق سمجھیں۔

،ہم میں سے جنہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا ہے وہ آج کی رات اُن تمام انکاروں سے نفرت کرتے ہیں، جو ہم نے یسوع کو دیے اُن دنوں میں جب ہم نئے سرے سے پیدا نہ ہوئے تھے۔

،کیا تُو یاد کرتا ہے، اے مسیح میں میرے بھائی —وہ ابتدائی دستکیں تیرے دل کے در پر جو کسی مہربان ماں کے الفاظ تھے؟ یا شاید باپ کی نصیحت؟ یا شاید کوئی اتوار سکول کا معلم؟ یا وہ کوئی عزیز تھا جو اب جلال میں ہے؟

—ہائے افسوس! کہ میں نے نجات دہندہ کو رد کیا! اگر وہ صرف ایک بار بھی میرے سامنے آتا

کیسا افسوسناک دھوکہ کہ میں نے اپنا دل بند کیا! حتیٰ کہ اُن میں سے کسی ایک کے لیے بھی! مگر میں نے تو بار بار انکار کیا

—ہم میں سے بعض نہایت مبارک حالات میں تھے ہماری ماں کے آنسو کثرت سے بہتے تھے جب ہم بچے تھے۔ وہ ہمارے ساتھ دعا کرتی

جب ہم اُس کے ساتھ کلام پڑھتے۔  
 وہ ہم سے نہایت وفاداری اور نرمی سے کلام کرتی  
 —اور اُس کا بچہ اُن باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا  
 مگر پھر بھی نافرمان ہو کر  
 وہ اُن آنسوؤں کو جھٹک دیتا  
 اور اپنی ماں کے خدا کو بھول جاتا۔

پھر تم جانتے ہو کہ ہم میں سے اکثر کے لیے جوانی کی وہ مناجاتیں، جو دل کو پگھلا دیتی تھیں، عمر رسیدہ سالوں کی نصیحتوں  
 میں تحلیل ہو گئیں۔

کیا تو اُن بیسیوں واعظوں کو یاد نہیں کرتا جن کے نیچے مسیح نے اپنے چہیدے ہوئے ہاتھ سے تیرے دل کے دروازے پر  
 دستک دی؟

اے تم جو بار بار یہاں بیٹھتے ہو،  
 —میں جانتا ہوں کہ خداوند تمہیں دل کی کچھ نہ کچھ کشمکش کے بغیر نہیں چھوڑتا  
 کم از کم، میری یہی امید ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ میرا مالک مجھے یوں کلام کرنے کی قوت دے  
 —کہ میرا کلام تمہیں بے چین کر دے  
 اور تمہیں تمہارے گناہوں میں گھونسلانا بنانے نہ دے۔  
 ”تاہم، اب تک، تم نے مسیح سے کہا،“نہیں  
 اور اُس کو ٹال دیا، یہاں تک کہ آج بھی۔

لیکن وہ لوگ جو اب نجات پا چکے ہیں  
 یقیناً اُن کے دل کی سب سے تلخ ندامتوں میں سے ایک یہ ہے  
 کہ انہوں نے کسی بھی وقت  
 اور بار بار، اور کتنی ہی مرتبہ  
 نجات دہندہ سے یہ کہا  
 مجھ سے دور ہو جا،“  
 میں تجھے نہیں پہچانتا  
 ”انہ ہی تیری نجات کا خواہاں ہوں

اور اے میرے بھائیو  
 اگر ہم نے مسیح کو رد کرنے کے ساتھ ساتھ  
 —اُس سے ٹکر بھی لی  
 —اپنی فریسی صفت خود پرستی کو اُس کے مقابل بٹھا کر  
 تو آج کی رات ہمیں بے حد اپنے آپ سے نفرت کرنی چاہیے۔

ہم نے اپنے دل میں کہا  
 ”میں کافی اچھا ہوں۔“  
 اپنی راستبازی کے گندے چیتھڑوں کو  
 ہم نے جرات کے ساتھ  
 مسیح کی سفید و پاک پوشاک کے برابر رکھ دیا۔

ہم نے سوچا کہ ہم اپنے گناہوں کو  
 اپنے ہی طریقوں سے مٹا سکتے ہیں  
 —اور اُس صلیب کو  
 —جو آسمان کی حیرانی اور جہنم کی دہشت ہے  
 اُسے ہم نے حقیر جانا  
 یہ سمجھ کر کہ ہم اُس کے بغیر بھی نجات پا سکتے ہیں۔

اگرچہ ہم نے کوئی اور گناہ نہ بھی کیا ہوتا  
تو بھی صرف اسی گناہ پر ہمیں  
اپنے آپ سے گھن کھانی چاہیے۔

اواہ! ناپاک غرور  
اواہ! پست و نفرت انگیز غرور  
جو ایک گناہگار کو یہ دھوکہ دے  
،کہ وہ نجات دہندہ کے بغیر بھی نجات پا سکتا ہے  
اور یوں بے باکی سے خیال کرے  
،کہ مسیح ضرورت سے زیادہ ہے  
اور صلیب محض فضول پیش ہے۔

کیا ہم میں سے کوئی اُس سے بھی آگے گیا؟  
کیا ہم نے کبھی مسیح اور اُس کے لوگوں پر ظلم کیا؟

شاید تم میں سے کچھ نے کیا  
اور اب تم اُسی کے خادم ہو۔

تم نے اُس مسیحی عورت کا مذاق اڑایا  
،کاش آج وہ تمہیں مل جائے  
تو تم گھٹنوں کے بل گر کر  
،اُس سے ہزار بار معافی مانگو  
کیونکہ اب تم جان چکے ہو کہ وہ خُدا کی بیٹی ہے۔

تب تم نے اُس کے ساتھ نہایت سختی اور درشتی کا سلوک کیا  
حالانکہ وہ نجات دہندہ کی سچی محبت رکھنے والی تھی۔  
شاید تم نے اُس کے خلاف طعن آمیز کلمات کہے  
یا کچھ اس سے بھی بدتر کیا۔

جس طرح کرینمر نے  
:اپنا دایاں ہاتھ آگ میں ڈال دیا اور کہا  
"اواہ، نالائق داہنا ہاتھ"  
—کیونکہ اُس نے مسیح اور اُس کے کلام کی تردید پر دستخط کیے تھے  
یقیناً اگر تم نے کبھی مسیح کے کسی ایماندار کے بارے میں  
کوئی کینہ توڑ بات لکھی ہو  
،یا کوئی ناانصافی پر مبنی کلمہ بولا ہو  
تو آج تم یہی کہو گے۔

اور آہ! اگر تُو نے کبھی کھلم کھلا کفر بکاہ ہو  
—تو میں جانتا ہوں کہ تُو اِس وقت یہاں کھڑا اپنے آپ سے گھن کھاتا ہے  
،یہ سوچ کر کہ انہی لبوں نے کبھی خُداوند کو لعنت دی تھی  
اور اب وہی لب دعائیں اجتماع میں دعا مانگتے ہیں؛  
یہ سوچ کر کہ انہی لبوں نے پہلے اپنے ہم نوع انسانوں پر لعنتیں بھیجی تھیں۔  
میں جانتا ہوں کہ تیرا احساس گہرے انکسار اور رُوح کی پستی کا ہوگا۔

اور اگرچہ ہم اتنی دُور تک نہ بھی گئے ہوں  
،تو بھی ہم اُسی طرح محسوس کرتے ہیں جیسے تُو کرتا ہے  
کہ ہم اپنی بدکاریوں اور مکروہات کے باعث  
اپنے آپ سے نفرت کرتے ہیں۔

یوں میں تمہارے دلوں سے اور بھی کلام کر سکتا ہوں،  
مگر مجھے اُمید ہے، اے میرے بھائیو،  
کہ ایسا کرنا ضروری نہ ہوگا،  
کیونکہ تم پہلے ہی اپنے گناہوں پر اپنے آپ سے گھن کھا رہے ہو۔

اُئیے، اس موضوع کے پہلے حصے کو یوں مکمل کروں  
کہ کچھ لوگ یہاں ایسے بھی ہیں  
جنہیں اگر خُداوند کبھی توبہ کی راہ پر لائے  
تو وہ ہمیشہ کے لیے اپنے آپ سے سخت نفرت کریں گے۔

میری مراد اول، ریاکاروں سے ہے۔  
ایسے اس کلیسیا میں بھی موجود ہیں  
کوئی کلیسیا اُن سے خالی نہ رہی۔

وہ عشاءِ ربانی میں شریک ہوتے ہیں  
مگر اُس فضل میں اُن کا کوئی حصہ یا میراث نہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ بعض ایسے ہیں  
جو ہفتہ بہ ہفتہ یہاں آتے ہیں  
—اور وہ عادی شرابی ہیں  
ہماری نظر سے اوجھل  
ایمانداروں کی جماعت میں گھس آتے ہیں  
اور ساتھ ہی ساتھ  
ہمارے پاک دین کا مذاق اُڑاتے ہیں  
اور اُسے کھیل تماشہ بنا لیتے ہیں۔

اوہ! اگر تُو کبھی نجات پا لے  
!تو تجھے کتنے دل شکن لمحات کا سامنا ہوگا  
!تو کس قدر اپنے آپ سے نفرت کرے گا  
میں تیرے خلاف کوئی سخت بات نہ کہوں گا  
لیکن یہ دُعا کرتا ہوں  
کہ خُدا کا فضل تجھے  
اپنے بارے میں سخت باتیں سوچنے پر مجبور کرے

اور جب تُو مصلوب کے پیارے چہرے کی طرف نظر کرے  
اور وہاں معافی پائے  
تو اس کے بعد اپنے چہرے کو شرم سے ڈھانپے  
اور اُس رحمت کو یاد کر کے آنسو بہائے  
جو تجھے بے سبب ملی۔

اسی طرح، وہ لوگ بھی جو کبھی مسیح کا اقرار کرتے تھے  
—اور اب کلیتاً راہ سے ہٹک گئے  
وہ بھی یہاں ہو سکتے ہیں۔

مجھے تعجب نہ ہوگا  
اگر اس ہجوم میں کچھ ایسے ہوں  
—جو کبھی دیندار سمجھے جاتے تھے  
ظاہر میں دینداری کا لباس پہنا  
اور کچھ مدت تک خوب دوڑے

لیکن اب سالوں سے دعا کو ترک کیے بیٹھے ہیں۔

وہ عورت، جو کبھی کلیسیا کی رکن تھی،  
ایک بے دین مرد سے بیابانی گئی  
—اور تب سے کتنے کڑوے دن گزارے  
اور آج کی رات وہ بھٹک کر یہاں چلی آئی ہے۔

آہ! اے عورت، خُدا تجھے واپس لائے  
اور تُو اپنے آپ سے گھن کھا  
کہ تُو نے مسیح کو  
ایک فانی انسان کی محبت کی خاطر چھوڑ دیا۔

—اور کچھ ایسے بھی ہیں جو دنیوی تجارت کے لیے  
—خصوصاً ہفتہ وار سبت کے دن  
یا کسی قسم کے نفع کے لیے  
دنیا میں نکل گئے، اور  
،پہوداہ کی مانند مسیح کو چھوڑ دیا  
جس نے اُسے تیس چاندی کے سکوں کے عوض بیچ دیا۔

آہ! اگر تُو کبھی نجات پائے  
تو ضرور اپنے آپ سے گھن کھائے گا۔  
یقیناً تیرے باطن سے یہ فریاد بلند ہوگی  
،اے مُنجی، تُو نے مجھے معاف کر دیا“  
پر میں خود کو کبھی معاف نہ کر سکوں گا۔  
،تُو نے میرے گناہوں کو بادل کی مانند مٹا دیا  
،لیکن میں ہمیشہ اُن کو یاد رکھوں گا  
،اور تیرے قدموں میں سجدہ ریز رہوں گا  
جب تک تیرے احسانات کو یاد کروں گا  
”جو تُو نے مجھ پر کیے ہیں۔

ہاں، اور تُو—جس کا کوئی عزیز  
،کلام حق کا مخالف  
،مسیحی ایمان کا دشمن  
—اور گستاخ خداوند ہے  
،اگر تُو خُدا کی اُس آزاد اور بھرپور رحمت کا ذائقہ چکھے  
تو ضرور اپنے آپ سے شدید نفرت کرے گا۔

یوں میں نے بیان کیا  
کہ وہ کون سی چیز ہے  
جس سے انسان کو گھن آتی ہے۔

،لیکن یاد رہے  
،وہ محض اپنے اعمال سے نفرت نہیں کرتا  
،بلکہ اپنے آپ سے نفرت کرتا ہے  
یہ سوچ کر کہ وہ ایسے کام کر سکتا تھا۔

وہ اُس چشمہ کو بھی حقیر جانتا ہے  
،جو ایسی گندی ندی بہا سکتا ہے  
،وہ اپنی اُس خبیث فطرت سے بھی نفرت کرتا ہے  
—اپنے دل کی اُس گہرے فساد آلودگی سے  
یہ سوچ کر کہ وہ  
ایسے مہربان خداوند کے ساتھ  
ایسا بے قدری کا سلوک کر سکتا تھا۔

اب ہمیں اس موضوع کے دوسرے حصے کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

## II

یہ کیونکر اور کیوں ہوتا ہے کہ معاف شدہ جانیں اپنے آپ سے گھن کھاتی ہیں؟ :

پہلا جواب یہ ہے: اُن کی فطرت بدل دی جاتی ہے۔  
خُدا تبدیل کرنے کے عمل میں ہمیں نئے انسان بنانا ہے۔  
ہم محض بدلے یا سنورے نہیں جاتے، بلکہ ہمیں نئی زندگی عطا کی جاتی ہے  
اور ہم مسیح یسوع میں نئی مخلوق بن جاتے ہیں۔  
یہ رُوح القدس کا کام ہے کہ وہ ہمیں نئی پیدائش بخشتا ہے؛  
جس طرح جو جسم سے پیدا ہوا ہے وہ جسم ہے  
اُسی طرح جو رُوح سے پیدا ہوا ہے وہ رُوح ہے؛  
اور وہ اُس پرانی خبیث فطرت سے نفرت رکھتا ہے  
، اُسے گھن کھاتا ہے  
اور اُس سے لڑتا ہے یہاں تک کہ موت تک۔

، اور پھر  
، جس سبب سے ہم اپنے آپ سے نفرت کرتے ہیں  
وہ ہے خُدا کی رحمت کا ملنا۔  
، جب جان پہچانتی ہے کہ اُسے معافی ملی  
، تو وہ پکار اُٹھتی ہے  
”آہ! کیا میں نے ایسے خُدا کے خلاف بغاوت کی؟“  
کیا اُس نے میرے گناہوں کو دفتر سے مٹا دیا؟  
کیا اُس نے انہیں اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا؟  
اور کیا وہ اب بھی فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟  
”اُتو پھر، افسوس مجھ پر، کہ میں نے ایسے خُدا کے خلاف سرکشی کی

یہی بات یوحنا بنیان نے بیان کی ہے۔  
ایک شہر محاصرہ میں ہے، اور اُس کے لوگ طے کرتے ہیں  
، کہ وہ آخر تک لڑیں گے  
، ہر گلی کو خون سے بھر دیں گے  
، مگر بادشاہ کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالیں گے  
جو اس شہر کا دعویدار ہے۔

مگر جب بادشاہ کی فوجیں آگے بڑھ کر  
، اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہیں  
، نرسنگا صلح کے لیے جتا ہے  
، اور سفید جھنڈا لے کر قاصد آتا ہے  
تو شہر والے حیران رہ جاتے ہیں  
کہ جو شرائط پیش کی جا رہی ہیں  
—وہ نہایت عزت افزا اور فراخ دلانہ ہیں  
حتیٰ کہ اُن کے اپنے فائدے میں ہیں۔

، بادشاہ اُن کی آزادی کو پہلے سے زیادہ وسیع کرے گا  
—شہر کو خوبصورت بنائے گا  
، جو پہلے کمتر تھا  
، اُس میں سکونت اختیار کرے گا  
، اُسے سلطنت کا صدر مقام بنائے گا  
اُسے بازار دے گا اور  
جو کچھ اُس کی حاجت ہے، سب دے گا۔



یوحنا بنیان کہتا ہے  
 پہلے جو دیواروں کو مضبوط کرنے کو تیار تھے“  
 ،اور مرنے کو آمادہ تھے  
 اب وہ دروازے کھول دیتے ہیں  
 ،اور دیواروں سے نیچے گرنے کو تیار ہو جاتے ہیں  
 کہ وہ اس قدر شفقت اور رحم دیکھ کر  
 ”انتہائی مسرور ہیں۔“

اور ہم بھی یہی کرتے ہیں  
 ،جب ہم پاتے ہیں کہ اُس نے ہمارے گناہوں کو مٹا دیا  
 —کہ وہ سراسر محبت اور رحم ہے  
 ہم فوراً اُس کے حضور جھک جاتے ہیں؛  
 —اور پھر شرم آتی ہے  
 ،یہ سوچ کر کہ ہمیں جھکنے کی نوبت کیوں آئی  
 کہ ہم نے اُس کے خلاف ہتھیار کیوں اٹھائے۔

انگلستان کی تاریخ میں ایک خوبصورت واقعہ ہے  
 ،ایک بادشاہ اپنے باغی بیٹے سے جنگ کر رہا تھا  
 اور جنگ کے میدان میں اُن کی ملاقات ہوئی۔  
 ،بیٹا قریب تھا کہ اپنے باپ کو قتل کرے  
 ،مگر جیسے ہی باپ کا نقاب ہٹایا گیا  
 تو اُس نے پہچان لیا کہ یہ تو اُس کا باپ ہے  
 جسے وہ قتل کرنے والا ہے۔

،یوں ہی، جب گناہگار اپنے خُدا کے خلاف لڑ رہا ہوتا ہے  
 تو وہ اُسے اپنا دشمن سمجھتا ہے؛  
 لیکن جب اچانک اُس پر منکشف ہوتا ہے  
 کہ یہ تو اُس کا باپ ہے  
 —جس کے خلاف وہ نبرد آزما رہا  
 ،تو وہ اپنی بغاوت کا ہتھیار گرا دیتا ہے  
 اور شرمندگی سے بھر جاتا ہے  
 کہ اُس نے ایسی رحمت اور ایسی شفقت کے خلاف  
 کیونکر بغاوت کی۔

،اسی لیے ہم اپنے آپ سے شرماتے اور نفرت کرتے ہیں  
 اور میری دعا ہے کہ آج یہاں موجود کچھ لوگ  
 ،اسی طرح شرمندہ ہوں  
 کیونکہ میں سن رہا ہوں کہ  
 :یہوواہ خود اپنے دل کی فریاد کر رہا ہے

،اے آسمان! سن“  
 اور اے زمین! کان لگا؛  
 ،میں نے بیٹے پالے اور اُنہیں بڑا کیا  
 پر اُنہوں نے مجھ سے بغاوت کی۔  
 ،بیل اپنے مالک کو جانتا ہے  
 ،اور گدھا اپنے آقا کی چرنی کو  
 ،لیکن اسرائیل نہیں جانتا  
 ”میری قوم کچھ غور نہیں کرتی۔“

تمہارا خُدا نیک ہے؛  
 توبہ کرنے کو تیار ہو جاؤ

—اور بخشے جاؤ  
اور اب مزید بغاوت نہ کرو۔

،اب جب کہ خُدا کی رحمت کے پانے کے بعد یہ کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے  
تو وہ کیفیت باقی رہتی ہے اور زندگی کے ہر واقعہ سے بڑھتی اور گہرائی اختیار کرتی ہے۔  
مثال کے طور پر

،جب ایک مسیحی نئی نئی تعلیمات کو سیکھتا ہے  
تو وہ اپنے آپ سے اور بھی زیادہ گہن کھانے لگتا ہے۔

کی تعلیم سیکھتا ہے۔ (Election) "فرض کرو کہ وہ "جُناؤ  
،تو وہ پکار اُٹھتا ہے  
،کیا؟ میں خُدا کی طرف سے پیش از بنیادِ عالم جُنا گیا تھا"  
اور پھر بھی اس بدن کے ساتھ ناپاکی اور خباثت کے پیچھے گیا؟  
،کیا میں جھوٹا اور دغا باز تھا  
اور پھر بھی خُدا کی محبت کا مورد تھا  
"جب کہ ستارے بھی اپنی ضیاء فشرانی کو نہ پہنچے تھے؟  
ایسی تعلیم ایک انسان کو اپنے آپ سے نفرت کرنا سکھاتی ہے۔

،پھر وہ فدیہ کی تعلیم سیکھتا ہے  
:اور یہ پڑھتا ہے  
—"یہ وہ ہیں جو آدمیوں میں سے مول لیے گئے"  
ایک خاص اور مخصوص فدیہ۔  
:تو وہ کہتا ہے  
،کیا یسوع نے میرے لیے جان دی؟  
جیسے اُس نے سب کے لیے نہ دی؟  
"کیا اُس کی صلیبی قربانی میں اُس کی نظر خاص مجھ پر تھی؟

آہ! پھر میں اپنے سینہ کو پیٹوں گا  
یہ سوچ کر کہ کیسے میرے دل نے  
ایسے نجات دہندہ کے لیے سختی دکھائی  
جس نے مجھ سے ایسی محبت کی۔  
کوئی ایسی تعلیم نہیں  
،جو جب دل میں اُترتی ہے  
تو رُوح کو شرمندگی سے جھکا نہ دے  
کہ اُس نے کبھی بغاوت کیوں کی۔

ایسا ہی ہر اُس نئی رحمت کے ساتھ بھی ہوتا ہے  
جو مسیحی کو نصیب ہوتی ہے۔  
،یقیناً وہ ہر صبح نئی رحمتوں کے ساتھ جاگتا ہے  
مگر خاص طور پر اُن لمحوں میں  
،جب ہماری دعائیں سنی جاتی ہیں  
،جب ہمیں سخت تنگی سے رہائی ملتی ہے  
تو ہم آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں  
اور جب ہم خُدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں  
:تو کہتے ہیں

،اور کیا یہ ممکن ہے کہ میں کبھی بغاوت کرنے والا تھا"  
ایسے خُدا کے خلاف؟  
،آے میرے خُدا، آے میرے باپ  
کیا میں نے کبھی تیرے نام کی کفر گوئی کی؟  
کیا میں نے کبھی تیری کتاب کو عام کتاب کی طرح پڑھا؟

اے نجات دہندہ، کیا میں نے کبھی تیری رحمت کو نظر انداز کیا؟  
"تو شرم مجھ پر، جب کہ تو ہمیشہ مجھ پر نیک و مہربان رہا۔"

اور جب مسیحی فضل میں ترقی کرتا ہے  
اور تجربہ میں بلند مدارج تک پہنچتا ہے  
تو اُس کی خود سے نفرت اور زیادہ گہری ہو جاتی ہے  
جب رُوح اُسے گواہی دیتا ہے  
کہ وہ خُدا کا فرزند ہے۔  
جب وہ بطور بیٹا یہ جانتا ہے  
کہ وہ وارث ہے  
اور وارث ہونے کے ناطے  
مسیح کے ساتھ آسمانی مقاموں میں بیٹھنے کا حق رکھتا ہے  
تو جتنا زیادہ وہ خُدا کی عجیب مہربانیوں کو دیکھتا ہے  
اتنا ہی زیادہ وہ اپنی سابقہ زندگی کو  
اور دل کی خباثت کو دیکھتا ہے  
اور کہتا ہے:

،شرم تیرے سر پر"  
،اپنا چہرہ شرمندگی سے ڈھانپ لے  
،مجھے تیری حضوری میں خاموش کر دے  
،اے قادر مطلق  
کہ اتنی عظیم رحمت کے بعد بھی  
"میں تجھ سے ناقدری برتتا رہا۔"

اور میرا خیال ہے  
،کہ جب تک مسیحی زندہ ہے  
،اور جتنا زیادہ وہ خُدا کے فضل میں آگے بڑھتا ہے  
اتنا ہی زیادہ وہ اپنے آپ کو پست سمجھتا ہے۔  
یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا  
،یہاں تک کہ جب وہ آسمان کے دروازوں پر پہنچے گا  
،اپنی ساری خوشیوں اور خُدا کی بڑھتی ہوئی رضا مندی کے احساس کے باوجود  
اُسے اپنے دل کی تمام خطاؤں پر  
ایک نہایت گہری توبہ کا احساس ہوتا رہے گا۔

،اور اب  
،اگر تم تھوڑی دیر اور توجہ دو  
—تو میں تیسرے اور آخری نکتہ پر روشنی ڈالوں گا  
جب ایک جان اپنے آپ سے ایسی گھن کھانے لگتی ہے۔۔۔

### III

پھر کیا ہوتا ہے؟ :

سو دیکھو، سب سے پہلے جو نتیجہ نکلتا ہے، وہ ہے اپنے آپ پر بے اعتمادی۔  
وہ شخص جو اپنے ماضی کو یاد رکھتا ہے  
،اور اپنے گناہ کی گہرائی کو پہچانتا ہے  
وہ کبھی پھر خُود پر بھروسہ نہ کرے گا۔

پہلے وہ گمان کرتا تھا  
،کہ گناہ کی مزاحمت کر سکتا ہے  
یہ سمجھتا تھا

کہ بدی سے لڑنے اور  
روزانہ کی ریاضت سے  
وہ خود کو کچھ بنا لے گا۔  
لیکن اب جب وہ بار بار گرا  
جب اُس نے اپنی کمزوری کو پوری طرح جانچ لیا  
تو اُس کے لیے اب سوائے اس کے کچھ باقی نہ رہا  
کہ اوپر سے طاقت کے لیے خُدا کی طرف نظر اٹھائے۔

اب وہ ہرگز اپنے آپ میں آرام نہیں پا سکتا  
کیونکہ اُس کی اپنی ناتوانی کی شہادت واضح ہو چکی ہے۔  
ایسا شخص جو جانتا ہے کہ وہ پہلے کیا تھا  
اور کس حالت میں تھا  
وہ ایک لمحے کے لیے بھی  
اپنی قوت پر بھروسہ نہ کرے گا۔

اُس کی دُعا ہمیشہ یہی ہو گی  
"ہمیں آزمائش میں نہ ڈال"  
اور اس کے ساتھ ہی یہ التجا ہو گی  
"ہمیں بدی سے چھڑا۔"

جب میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں  
کہ وہ گناہ آلود صحبت میں جا رہا ہے  
کوئی ایسا جو اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہے  
اور پھر بھی گناہ کی سرحد تک جا پہنچتا ہے  
اور کہتا ہے  
— "میں نہیں گڑوں گا، میں اپنا دھیان رکھ سکتا ہوں"  
تو میرے دل میں یہ یقین باندھ جاتا ہے  
کہ اُس کی ساری روحانی تجربہ کاری سطحی ہے  
اور یہ ایک نہایت سنجیدہ سوال ہے  
کہ آیا وہ کبھی سچ میں معاف کیا گیا تھا  
اور آیا اُس نے کبھی خُدا کے فضل کا مزہ چکھا بھی ہے۔

کیونکہ اگر وہ واقعی نجات پایا ہوتا  
تو وہ جانتا ہوتا کہ اپنے آپ سے کتنی شدید نفرت کرنا سیکھنی ہے  
اور اپنے آپ پر کس قدر بے اعتباری کرنی ہے۔

اس کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے  
کہ وہ شخص اپنے آپ کی خدمت نہ کرے گا۔  
پہلے وہ اپنی عزت اور جلال کے لیے جیتا تھا  
لیکن اب  
جب وہ اپنے آپ کو بے وقعت جان چکا ہے  
تو اُس کا نصب العین کچھ اور ہو گا۔

اپنی زندگی کو اپنی ہی عزت و وقار کے لیے صرف کرنا؟  
نہیں! وہ کہتا ہے "  
میں اُس لائق نہیں۔"  
میں، جو آسمان کی کفر گوئی کر چکا  
— یا خُدا کا دشمن بن کر جی چکا  
کیا میں اپنے جیسے کسی عفریت کی خدمت کروں؟  
"اہرگز نہیں  
بلکہ

،خدا کے فضل سے"  
میں اُس کی خدمت کروں گا  
،جس نے میری فطرت کو بدلا  
،میرے گناہ کو معاف کیا  
"اور مجھے مسیح یسوع میں نئی مخلوق بنایا۔

اپنے آپ سے نفرت کرنا  
یقیناً انسان کو  
ایک بہتر مقصد کی طرف لے جاتا ہے  
بجائے اِس کے کہ وہ  
اپنی ہی بزرگی اور وقار کا متلاشی رہے۔

اور پھر جو شخص ایک بار اپنے آپ سے نفرت کر چکا ہو، وہ کبھی اپنے ساتھی انسانوں سے نفرت نہ کرے گا۔  
وہ اُس فخر سے آزاد ہو گا جو بہت سوں میں پایا جاتا ہے  
،جو اُنہیں مسیحی خدمت کے لائق نہیں بناتا  
،کیونکہ وہ گناہ گاروں کے دلوں کو نہیں سمجھتے  
اور نہ ہی اُن کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں۔

میں نے ایسے لوگوں کو جانا ہے جو خیال کرتے ہیں  
،کہ اُنہیں اپنے آپ اور ان لوگوں کے درمیان ایک بڑا فاصلہ ہونا چاہیے  
،جنہیں وہ عام لوگ کہتے ہیں  
،جو گناہ کو ایسے سمجھتے ہیں جیسے وہ کوئی اجنبی بات ہو  
،جس میں وہ خود شریک نہیں تھے  
اور وہ خود معمولی لوگوں سے بہت بلند سمجھے جاتے ہیں۔  
،آہ! ہم کچھ لوگوں کو جانتے ہیں جو بدکار عورت پر تضحیک کرتے ہیں  
اور اُس شخص پر نظر ڈال کر نیچا سمجھتے ہیں  
جس کا کردار کبھی برباد ہو چکا تھا  
اور خیال کرتے ہیں کہ اُس سے کبھی بات نہیں کرنی چاہیے۔  
مسیحی شخص اپنے آپ سے اس لیے نفرت کرتا ہے  
کہ اُس نے دوسروں پر ترس نہیں کھایا۔  
وہ جانتا ہے کہ اُس کے قدم اتنی آسانی سے اسی راہ پر چل سکتے تھے  
،اور بہت جلد وہ بھی اُس حد تک گر سکتا تھا  
،اگر حالات اُس کے لیے بھی ویسے ہوتے جیسے اُن کے لیے تھے  
،اور جہاں تک وہ کر سکتا ہے  
وہ اُنہیں بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

،جو شخص ایک بار ویسا بن چکا ہے جیسے اُسے ہونا چاہیے  
وہ خدا کے قیمتی جواہرات میں سے ایک کو نکالنے کے لیے  
ہر کیچڑ میں خود کو بے جھجک دھکیلتا ہے۔  
،وہ خود انحصاری کے دستانے اُتار چکا ہے  
چنانچہ وہ ایک سچے محنتی کی طرح کام کرتا ہے۔  
—وہ جانتا ہے کہ مسیح نے اُس کے لیے کیا کیا  
—کیسے یسوع نے اپنی دل کی خون کی دھار اُس کی فدیہ کے لیے بہائی  
،اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کبھی بہت زیادہ نہیں کر سکتا  
اگر وہ کسی طرح سے آگ کی لپٹ سے ایک جلتی ہوئی لکڑی بھی اُٹھا سکے۔  
،بھائیو، یہ اچھا ہے کہ ہم اپنے آپ سے نفرت کریں  
کیونکہ یہ ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی رکھنے کی صلاحیت دیتا ہے۔

پھر ایک بار، یہ خود سے نفرت کرنا، ہر اُس صورت میں جہاں یہ آتا ہے  
،مسیح یسوع کو بہت قیمتی بنا دیتا ہے  
اور گناہ کو بہت نفرت انگیز۔

جو شخص اپنے آپ سے نفرت کرتا ہے، وہ دیکھتا ہے  
 کہ یسوع مسیح کتنا بڑا نجات دہندہ ہے  
 اور وہ اُس کی تعریف کرتا ہے اور اُس کی عبادت کرتا ہے۔  
 تم جانتے ہو کہ تم نجات دہندہ کی محبت کی بلندی  
 اپنی گرائی کی گہرائی کے مطابق ناپتے ہو۔  
 اگر تمہیں اپنی بربادی کا کچھ پتا نہیں  
 تو تم شاید اُس علاج کی زیادہ قدر دانی نہ کرو  
 جیسے وہ شخص کرے گا  
 جو جانتا ہو کہ بیماری کتنی مہلک تھی۔  
 اگر میں یہ سمجھوں کہ میں غریب نہیں ہوں  
 اگر میرے پاس دوست ہیں  
 تو میں اُس قدر کا شکر گزار نہ ہوں گا  
 جو وہ شخص ہو گا  
 جو دیوالیہ ہو چکا ہو  
 اور جس کے پاس کچھ نہ ہو  
 اور کسی نے اُس کو بڑی عنایت سے ایک بڑا جاگیر دیا ہو۔  
 نہیں، ضرورت کا احساس ہمیں خدا کی عظمت کی تعریف کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اولیاء کے درمیان، اور جب ہم زمین پر ہوتے ہیں  
 سب سے میٹھے آوازیں وہ ہیں جو توبہ کے ذریعے میٹھی ہوئی ہوں۔  
 جو لوگ آسمان پر گاتے ہیں  
 اور خدا کی سب سے میٹھے اور بلند تر تعریف کرتے ہیں  
 وہ وہ ہیں جو اُس فضل کو برکت دیتے ہیں  
 جس نے انہیں بھیانک گڑھے سے نکالا  
 اور کیچڑ سے باہر کھینچ کر  
 اُن کے قدموں کو چٹان پر رکھا  
 اور اُن کے راستوں کو مضبوط کیا۔  
 یہ مبارک شرمندگی، جو مسیح ہمیں دیتا ہے  
 اس سے بچا نہیں جا سکتا  
 ہاں، ہم اسے اور زیادہ چاہتے ہیں  
 اور یہ زمین پر خدا کی خدمت کے لیے  
 اور آسمان پر اُس کی موجودگی کے لطف کے لیے  
 ایک مناسب تیاری ہو گا۔

اور اب، عزیز دوستو  
 یہ ہر مسیحی کے لیے ایک بہت موزوں موقع ہو گا  
 کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے  
 اور اپنی شرمندگی کو اپنی گالوں پر چمکنے دے۔  
 آہ! ہم نے کتنی کم ترقی کی ہے  
 خدا کی زندگی میں تمام سالوں میں  
 ہم ہر سال کو "خدا کی بخشش کا سال" کہتے ہیں  
 لیکن ہم اسے غم کا سال بھی کہہ سکتے ہیں۔  
 ہمارے خدا کا سال، ہم اسے کہتے ہیں  
 ہم اکثر اسے اپنے سال کا بنا دیتے ہیں۔  
 خدا ہمیں بچانے کہ ہم اُس کے لیے نہ جنیں  
 اس کے لیے زیادہ کام نہ کریں  
 اور اُس کی طرح زیادہ نہ بڑھیں

آئیے ہر سال کو توبہ کے ساتھ ختم کریں  
 نہ اس لیے کہ گناہ باقی ہے  
 کیونکہ، خدا کا شکر ہو

یہ سب معاف ہو چکا ہے۔ ہم نجات پا چکے ہیں۔  
 ،گناہ جب کیا گیا تھا  
 ،تو مسیح نے اُسے قبر میں لے جا کر دفن کر دیا  
 ،وہ اُسے وہاں پھینک آیا  
 ،یہ ہمارے خلاف الزام نہ لگایا جا سکتا ہے  
 ،پھر بھی ہم اُسے نفرت کرتے ہیں  
 اور اپنے آپ سے نفرت کرتے ہیں کہ ہم اس میں گر گئے۔  
 لیکن کیا یہ ایک شاندار موقع نہیں ہوگا  
 کہ ہم گناہ سے نفرت کا اظہار کریں  
 دوسروں کو مسیح کی طرف لانے کی کوشش کر کے؟  
 دوسری روحوں کے لیے نگرانی کرو۔  
 ،جیسے تم اپنے آپ کو قیمتی سمجھتے ہو  
 ،دوسروں کی تبدیلی کے لیے کوشاں رہو  
 اور خدا تمہیں یہ فضل دے  
 کہ تم بہت سے لوگوں کو یسوع تک لے آؤ۔

!اور تم جو نجات یافتہ نہیں ہو، آہ  
 ،اس موقع کو ضائع نہ جانے دو  
 دنوں کو گزرنے نہ دو بغیر  
 تمہارے اس رحمت کی تلاش کے  
 جو خدا اپنے اکلوتے بیٹے کے ذریعے اتنی بھرپور دیتا ہے۔  
 ،پھر جب تم اُسے پاؤ گے، تو تم شرمندہ ہو گے  
 اور تم بھی اُس فضل کی عظمت بیان کرو گے  
 جو تمہیں بھی معاف کر دیا۔  
 ،خدا تمہیں بہت بھرپور طریقے سے برکت دے  
 یسوع کے نام پر۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
 رومیوں 31-15:8

آیت 15۔ کیونکہ تم نے پھر سے غلامی کی روح نہیں پائی تاکہ خوف کھاؤ؛  
 تم نے ایک بار یہ روح پائی تھی۔ تمہیں اس کی ضرورت تھی۔ تم گناہ میں تھے، اور جب گناہ تمہارے لیے غلامی بن گیا، تو یہ  
 تمہارے لیے اچھا تھا۔ یہ غمگین تھا، لیکن یہ تمہارے لیے مفید تھا، لیکن تم نے پھر سے غلامی کی روح نہیں پائی تاکہ خوف  
 کھاؤ۔

- بلکہ تم نے گود لینے کی روح پائی، جس کے ذریعے ہم پکارتے ہیں، ابا، باپ۔ 15  
 کیا تمہاری روح آج رات اس طرح پکارتی ہے؟ حتیٰ کہ اگر تم اندھیرے میں ہو، تو بھی اگر تم اپنے باپ کو پکارو، تم جلد ہی  
 روشنی میں آ جاؤ گے۔ جب تک روح تمہیں یہ مسلسل سانس دیتی ہے، "ابا، باپ، خود کو میرے سامنے ظاہر کر، جو تُو چاہے وہ  
 مجھ سے کر، مجھے اپنی محبت کا ذائقہ چکھنے دے، کم از کم مجھے اپنی باتھ کے نیچے جھکنے دے،" تمہیں کسی شک کی  
 صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

## 16

- خود روح ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے بچے ہیں۔  
 ہم وہ روح نہ پاتے اگر یہ نہ ہوتا۔ ہماری روح گود لینے کی روح کو محسوس کرتی ہے، اور اس طرح دوبری گواہی ہے، ہماری  
 روح کی گواہی اور خدا کی روح کی گواہی، کہ ہم خدا کے بچے ہیں۔ ان دونوں گواہوں کی زبان سے پورا معاملہ قائم ہو گا۔

## 17

- اور اگر بچے ہیں تو وارث بھی ہیں؛  
یہ دوسرے معاملات میں نہیں آتا، لیکن خدا کے خاندان کے معاملے میں یہ بات درست ہے۔ کسی انسان کے خاندان میں صرف "ایک بیٹا وارث ہو سکتا ہے؛ لیکن خدا کے خاندان میں، سب کے لیے یہ اعلان کیا گیا ہے، "اگر بچے ہیں تو وارث بھی ہیں۔"

#### 17 - خدا کے وارث،

صرف خدا کے وارث نہیں، بلکہ خدا کے وارث۔ خدا خود اپنے لوگوں کا ورثہ ہے، وہ اب ان کا ہے، جیسے ایک ابدی عطا۔ "خدا کے وارث۔"

#### 17

- اور مسیح کے ہم وارث؛ اگر ہم اُس کے ساتھ تکلیف برداشت کریں، تاکہ ہم اُس کے ساتھ جلال میں شریک ہوں۔ ہمیں مسیح کے ساتھ کٹھنایاں اور راحتیں، کڑواہٹ اور مٹھاس سب کچھ برداشت کرنا ہے، اور اس پر کسی کو اعتراض کیوں ہو گا؟ اگر ہم مسیح کے وارث ہونے والے ہیں، تو ہم نہیں چاہتے کہ وراثت کو ٹکڑوں میں تقسیم کیا جائے۔ نہیں! ہم صلیب کو بھی تاج کے ساتھ قبول کریں گے—بدنامی کو بھی عزت کے ساتھ۔

#### 18

- کیونکہ میں گمان کرتا ہوں کہ موجودہ زمانے کی تکلیفیں اُس جلال کے مقابلے میں کچھ نہیں، جو ہم میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اس نے ابھی تکلیفوں کا ذکر کیا تھا۔ وہ بہت چھوٹی ہیں۔ وہ سورج میں دھبوں کی طرح ہیں۔ وہ اتنی چھوٹی ہیں کہ انہیں اُس جلال کے وزن کے ساتھ تولا نہیں جا سکتا جو خدا نے ہمارے لیے تیار کیا ہے۔

#### 19

- کیونکہ مخلوق کا پورا انتظار خدا کے بیٹوں کی ظاہری شکل کے لیے ہے۔ خدا کے بچوں کا جلال اتنا عظیم ہوگا کہ ساری مخلوق اس کا انتظار کر رہی ہے۔ ہر مخلوق بچوں کے بل کھڑی ہے، مسیح کی آمد اور مخلصوں کی ظاہری حالت کے لیے دیکھ رہی ہے۔ کیا یہ چیز اتنی بڑی ہو گی جس کی توقع ساری مخلوق کر رہی ہے؟

#### 21-20

۔ کیونکہ مخلوق کو فریب میں مبتلا کیا گیا تھا، وہ خوشی سے نہیں، بلکہ اُسے جس نے اُسے اُمید میں تابع کیا کیونکہ مخلوق خود بھی فساد کی غلامی سے نجات پائے گی، اور خدا کے بچوں کی جلالی آزادی میں داخل ہو جائے گی۔ ہم غلامی میں تھے، اور ہم کسی حد تک خدا کے بچوں کی آزادی میں آگئے ہیں۔ اب وہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں، ہمارے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے، اور جزوی طور پر گناہ کی وجہ سے غلامی میں ہے، لیکن یہ صرف عارضی غلامی ہے۔ وہ دن آئے گا جب ساری مخلوق فساد کی غلامی سے نجات پا کر خدا کے بچوں کی جلالی آزادی میں داخل ہو جائے گی—ایک نئی آسمان اور نئی زمین، جس میں راستبازی سکونت کرے گی۔

#### 22

- کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تمام مخلوقات اب تک مل کر کراہتی اور دردِ زہ میں مبتلا ہے۔ زمین پر گہری آہیں گونجتی ہیں۔ کیا تم نے زلزلوں کی خبر نہیں سنی؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ساری دنیا لرزش میں ہے؟ کچھ آنے والا ہے، اور ساری خلقت اُس کے آنے کے لیے تڑپتی ہے۔ خدا نے کائنات کو ایک ایسے ساز کی مانند بنایا ہے، جسے فانی انسانوں کی انگلیاں چھیڑتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ غمگین ہوتے ہیں تو دنیا بھی نوحہ کرتی ہے، اور جب وہ خوشی سے نکلتے اور سلامتی سے رہنمائی پاتے ہیں، تو پہاڑ اور ٹیلے اُن کے سامنے گاتے پھوٹ پڑتے ہیں، اور میدان کے سب درخت تالیاں "بجاتے ہیں۔" ہم جانتے ہیں کہ تمام خلقت اب تک مل کر کراہتی اور دردِ زہ میں مبتلا ہے۔

#### 23

- اور نہ فقط وہی، بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پہل ملے ہیں، بلکہ ہم خود اپنے اندر کراہتے ہیں، گود لینے یعنی اپنے بدن کی مخلصی کے منتظر ہیں۔



اب تک بدن غلامی کے تحت ہے۔ بدن گناہ کے سبب مردہ ہے۔ اسی لیے یہ سر درد، دل کی دھڑکن، اور مٹی کی یہ بھاری بوجھ جو ہمیں ڈھانپے ہوئے ہے، لیکن جب مادی دنیا بندھن سے آزاد کی جائے گی، تب یہی بدن بھی کمزوری، بیماری، اور موت کی زنجیروں سے نکل کر بہتر حالت میں داخل ہوں گے۔

## 24

- کیونکہ ہم اُمید کے وسیلہ سے نجات پاتے ہیں۔

## 24-25

- لیکن جو چیز دیکھی جاتی ہے، وہ اُمید نہیں ہوتی؛ کیونکہ جسے کوئی دیکھتا ہے، وہ اُس کی اُمید کیوں کرے؟ لیکن جب ہم اُس کی اُمید رکھتے ہیں جو نہیں دیکھتے، تو صبر کے ساتھ اُس کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ کیسا سبق ہے، اور ہم کتنی کم بار اس کو سیکھتے ہیں! اے حال کے زمانے میں، ہمارا اصل فرض یہی ہے۔ "تو ہم صبر سے اُس کا انتظار کرتے ہیں۔" تم چاہتے ہو کہ تمہاری روٹی بھی باقی رہے اور تم اُسے کھا بھی لو، مگر تم اُسے کھا کر سنبھال نہیں سکتے۔ صبر سے اُس کا انتظار کرو۔ زمین کے بعض پھل ابھی پکے نہیں؛ تم انہیں سنبھال کر رکھتے ہو۔ خدا نے بھی اپنے لوگوں کے لیے بہت سی برکتیں ذخیرہ کر رکھی ہیں، اور وہ ہم سے فرماتا ہے، "صبر سے اُس کا انتظار کرو۔" تم چاہتے ہو کہ آسمانی خوشی زمینی میدان میں ملے۔ مگر وہ بدصورت میل ہوگا۔ خدا وقت اور موسم کو جانتا ہے، اور اُس کے نغمہ میں ہم آہنگی ہے۔ تمہیں زمینی دکھ زمینی میدان میں ملیں گے، اور آسمانی شادمانی آسمانی ساحل پر۔ مگر تب تک نہیں۔ ہم صبر سے اُس کا انتظار کرتے ہیں۔

## 26

:- اسی طرح روح بھی ہماری کمزوریوں میں مدد کرتا ہے۔ خاص طور پر ہماری دعاؤں میں کمزوریوں میں۔ میرا گمان ہے کہ اگر کہیں ہماری کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں، تو وہ دعا میں ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ قوی بھی جب گھٹنوں پر ہوتے ہیں، کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ ہم میں کتنے ہیں جو ایللیاہ کی مانند خدا کے ساتھ جدوجہد میں غالب آئے؟ ہمیں بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔ ہم میں سے کسی کو بھی یسوع مسیح میں پختگی کی کامل قامت تک پہنچنے سے رُکنا نہیں چاہیے، اور جو اُس میں کامل قامت کا مرد ہو، وہ ضرور آسمان کے خزانے کی کنجیاں اپنے کمر بند میں رکھتا ہو گا۔ اُسے صرف مانگنا ہوگا، اور پائے گا۔ ڈھونڈنا ہوگا، اور پا لے گا۔ خدا کرے کہ روح ہماری کمزوریوں میں مدد دے۔

## 26

- کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا مانگنا چاہیے، جیسا کہ چاہیے؛ مگر خود روح اُن آہوں کے ساتھ جو بیان میں نہیں آتیں، ہماری شفاعت کرتا ہے۔ دیکھو، ہم کتنی چھوٹی کائناتیں ہیں! "مائیکروکازم" کہو اگر مشکل لفظ پسند ہو۔ جیسے تمام خلقت کراہتی اور درد میں مبتلا ہے، ویسے ہی ہمارے دل کی چھوٹی کائنات میں بھی یہی درد ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فطرت کا درد فطری ہے، مگر ہمارے اندر کی تڑپ ماورائی ہے۔ یہ خود روح ہے، جو چنے ہوئے دلوں میں کراہتا ہے۔ ایسی کراہیں جو لفظوں میں ادا نہیں ہو سکتیں۔

## 27

- اور وہ جو دلوں کو جانچتا ہے، وہ جانتا ہے کہ روح کا ارادہ کیا ہے، کیونکہ وہ مقدسوں کے لیے خدا کی مرضی کے موافق شفاعت کرتا ہے۔ جب ہم خود روح کے ارادے کو پوری طرح نہیں سمجھ پاتے، تب بھی وہ جو سب کے دلوں کا جانچنے والا ہے، وہ اسے جانتا ہے۔

جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم دعا بھی نہیں کر سکتے، تب بھی روح القدس ہم میں شفاعت کرتا ہے، اور آسمانی باپ ان شفاعتوں کے مفہوم کو پڑھتا ہے، اور ہمیں ہماری دعا کی فہم کے مطابق نہیں بلکہ اس فہم کے مطابق برکت دیتا ہے جو وہ خود روح کے ارادے سے رکھتا ہے۔

کیا تم نے کبھی غور کیا کہ مقدس بزرگ لوگ بعض اوقات اپنی توقع سے کہیں بڑی باتیں کہہ گئے؟ کیونکہ روح القدس اُن میں سے ایسی باتیں بیان کرتا تھا جنہیں وہ خود بھی پوری طرح نہیں سمجھتے تھے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دعا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

اوہ، وہ مومن جو آپیں بھرتے ہیں، جو جدوجہد کرتے ہیں، وہ اکثر اپنی دعا کے مکمل معنی کو نہیں جانتے، مگر وہ جو دلوں کا جانچنے والا ہے، وہ جانتا ہے کہ روح کا ارادہ کیا ہے، کیونکہ وہ مقدسوں کے لیے خدا کی مرضی کے موافق شفاعت کرتا ہے۔

## 28

— اور ہم جانتے ہیں

اب ہم ایک ایسے پیارے اور پُرسکون مقام پر پہنچ چکے ہیں جو نغمہ سا معلوم ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی فصاحت، رسول کی اس فصاحت کو نہیں چھو سکتی جو یہاں بیان ہوئی ہے۔

## 28

- کہ سب چیزیں مل کر اُن کے لیے بھلا ہی پیدا کرتی ہیں جو خدا سے محبت رکھتے ہیں، یعنی اُن کے لیے جو اُس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔

مجھے یہ پسند نہیں کہ اس آیت کو آدھا سنا دیا جائے، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے—صرف یہی الفاظ کہ "سب کچھ بھلا ہی پیدا کرتا ہے۔"

"لوگ کہتے ہیں، "ہاں، کسی نہ کسی طرح، بھلا نکل آئے گا۔"

مگر یہاں ایسا نہیں لکھا؛ بلکہ یوں لکھا ہے، "سب چیزیں مل کر بھلا ہی پیدا کرتی ہیں اُن کے لیے جو خدا سے محبت رکھتے ہیں، جو اُس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔"

یہ ایک مخصوص ارادہ اور خاص لوگوں کے لیے خدا کی غرض و مقصد کی بات ہے۔

اور اگر تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو، تو چیزیں تمہارے لیے بھلا پیدا نہیں کر رہیں۔

نہیں، بلکہ تم پاؤ گے کہ وہ تمہیں زندگی اور خدا کی حضوری سے دوری کا سبب بن رہی ہیں۔

بوشیار رہو

اگر تُو خدا کے خلاف لڑے، تو آسمان کے ستارے بھی اپنی راہوں میں تیرے خلاف لڑیں گے، اور زمین بھی تیرے بوجھ کو اُٹھا کر کراہے گی۔

تجھے پہلے خدا سے میل کرنا ہوگا تاکہ تُو اُس سے محبت کرے، اور وہ ابدی ارادہ تجھ میں اثر کرے جو دنیا سے بلائے جانے کے ذریعے پورا ہوتا ہے، ورنہ تُو میرے متن کے مقدس مقام میں قدم رکھنے کی جرأت نہ کر۔

ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر بھلا ہی پیدا کرتی ہیں اُن کے لیے جو خدا سے محبت رکھتے ہیں۔"

یقیناً کرتی ہیں، کیونکہ خدا اُن سے محبت رکھتا ہے۔

جو اُس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں—یقیناً اُن کے لیے، کیونکہ وہ ارادہ جو انہیں بلاتا ہے، صرف ایک ابدی محبت کے ارادے کے سوا اور کچھ نہیں۔

یہ عظیم اور ابدی ارادہ اُن سب باتوں کو محیط ہے جو پیش آتی ہیں، اور اُن سب کو بلائے گئے لوگوں کی بھلائی کی غرض کے تابع کر دیتا ہے۔

## 30-29

- کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا، اُنہی کو اُس نے ٹھہرایا بھی کہ اُس کے بیٹے کی صورت پر ڈھلیں تاکہ وہ بہت

سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔

اور جن کو اُس نے پہلے سے ٹھہرایا، اُن کو بلایا بھی؛ اور جن کو بلایا، انہیں راستباز بھی ٹھہرایا؛ اور جنہیں راستباز ٹھہرایا، انہیں جلال بھی بخشا۔

اُس نے گویا اسے ایسا بیان کیا جیسے یہ سب ہو چکا ہو—کیونکہ یہ اتنا یقینی ہے، ایسا پختہ ہے کہ گویا حقیقت میں ہو چکا ہو، وہ اُسے حقیقت کی طرح لکھتا ہے۔

## 31

- پس ہم ان باتوں کے بارے میں کیا کہیں؟

آہ! واقعی، ہم کیا کہیں؟

اگر ہمیں انسانوں اور فرشتوں کی زبانیں بھی ملتیں، تو بھی ہم کیا کہہ سکتے؟  
—مگر اتنا تو ضرور کہیں گے

### 31

- اگر خدا ہماری طرف ہے، تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟  
وہ مصیبتیں جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا—وہ ملامتیں جنہیں ہم مسیح کے ساتھ بانٹتے ہیں—کیا فرق پڑتا ہے؟  
وہ کسی گنتی کے لائق نہیں۔  
"اگر خدا ہماری طرف ہے، تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟"